سوال

کیا سمجھے بغیر قرآن سننے والے کو ثواب ملتا ہے؟

جواب

حمد للہ.

ں :

ں نے قرآن کریم کو توجہ اور خاموشی کے ساتھ سننے کا عمومی حکم دیا ہے، اللہ تعالی کا فرمان ہے: وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنصِتُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ

ف :204]

خ سعدی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

ہو۔

لب یہ ہے کہ کان دھر کر غور سے سنیں، اپنے دل کو حاضر کریں اور جو بھی آیات سن رہا ہے ان پر غور و فکر کرے، تو جو شخص بھی ان دونوں کاموں کو قرآن کریم کی تلاوت کے دوران سر انجام دے تو یقیناً اسے بہت زیادہ بھلائی ملے گی اور وافر علم بھی حاصل ہو گا، نیز تسلسل کے ساتھ ایمان میں بھی اضافہ ہو گا

سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جس شخص کو قرآن کی آیات سنائی جائیں اور وہ آیات کی تلاوت پر کان نہ دھرے اور نہ ہی خاموش ہو تو وہ حصولِ رحمت اور ڈھیروں بھلائی سے محروم ہے۔

ت سننے والوں میں سے سماعت تلاوت کا تاکیدی حکم نمازیوں کو جہری نمازوں کے دوران بھی دیا گیا ہے کہ جب امام قراءت کرے تو مقتدی کو خاموشی سے سننے کا حکم دیا گیا ہے، یہاں تک کہ کچھ اہل علم نے تو یہ بھی کہہ دیا کہ: مقتدی کا خاموشی سے تلاوت سننا سورت فاتحہ اور دیگر قراءت کرنے سے بھی او
"تفسیر السعدی" (314)

ن کو توجہ سے سننے اور خاموش رہنے میں سب سے بڑی حکمت جو کار فرما ہے وہ یہ ہے کہ سامع معانی پر مطلع ہو کر عمل کی راہ اختیار کرے، امام طبری کہتے ہیں :
"قرآن پر ایمان لانے والوں، اس کی کتاب کی تصدیق کرنے والوں کہ جن کے لئے یہ قرآن ہدایت اور رحمت ہے ان سے اللہ تعالی فرماتا ہے کہ: إِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ" یعنی مومنو! جب قرآن تم پر تلاوت کیا جائے تو "وَأَنصِتُوا" غور سے اس کو سنو یعنی اپنے کانوں کو اس کی طرف لگا دو تاکہ اس کی آیا
ی (13/244)

لہذا اگر کوئی شخص تلاوت قرآن کے دوران خاموشی کے ساتھ کان دھر کر تلاوت سنے، قرآنی آیات کے معانی پر غور و فکر کرے اور انہیں سمجھے تو اس سے دنیا و آخرت کی بھلائی حاصل ہوتی ہے۔

خ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

شد
"مجموع الفتاوی" (11/626)

م :

ب یہ ہے کہ جس میں فہم اور تدبر دونوں چیزیں ہوں، تو یہ بات بھی یقینی ہے کہ جس شخص میں جس قدر طاقت تھی اور وہ اپنی استطاعت کے مطابق قرآن کریم کی تلاوت سنتا ہے تو وہ حسب عمل قابل ستائش ہے، اور جس مقدار کو سر انجام دینے سے قاصر رہا اس میں اس کا عذر مقبول ہے۔

نا چاہیے کہ انسان اگر تھوڑا کام کرنا جانتا ہو تو سارا ہی نہ کرے، بلکہ جس قدر کر سکتا ہے اتنا کرے بقیہ میں اس کا عذر قبول ہو گا، کیونکہ قاعدہ یہ ہے کہ ناممکن عمل کی وجہ سے ممکن عمل ساقط نہیں ہوتا، یعنی بندہ کوئی بھی واجب یا مستحب کام جس قدر کر سکتا ہے وہ غیر مستطاع عمل کی وجہ سے ساقط نہیں ہو گا؛ کیونکہ ا

فَاتَّقُوا اللَّهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ حسب استطاعت اللہ سے ڈرو۔ [التغابن :16]

خ ابن عثیمین رحمہ اللہ سے پوچھا گیا :

کوئی انسان بنا سمجھے قرآن کی تلاوت کرتا ہے تو کیا اسے ثواب بھی ملے گا؟"

س پر انہوں نے جواب دیا کہ :
"قرآن کریم بابرکت کتاب ہے، جیسے کہ اللہ تعالی کا فرمان ہے: كِتَابٌ أَنزَلْنَاهُ إِلَيْكَ مُبَارَكٌ لِّيَدَّبَّرُوا آيَاتِهِ وَلِيَتَذَكَّرَ أُولُو الْأَلْبَابِ

ں :29]

ن پڑھنے پر ثواب ملے گا، چاہے وہ معنی سمجھے یا نہ سمجھے، تاہم کسی بھی مکلف مسلمان کو ایسا نہیں کرنا چاہیے کہ وہ قرآن کریم کو سمجھے بغیر ہی پڑھتا جائے؛ کیونکہ اگر کوئی انسان مثال کے طور پر علم طب حاصل کرنا چاہتا ہے، اور اس نے طب کی کتاب بھی پڑھ لی، تو اس شخص کو اس وقت تک فائدہ نہیں ہو گا جب

ے میں آپ کا کیا خیال ہے؟ جو کہ سینوں کیلیے شفا اور لوگوں کیلیے وعظ ہے، تو کیا یہ عمل اچھا ہے کہ انسان اسے سمجھے بغیر پڑھے، اور اس پر تدبر نہ کرے؟! یہی وجہ ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم دس آیتوں سے بھی آگے نہیں بڑھتے تھے جب تک ان تمام آیات کا علم حاصل نہ کر لیتے، اور ان پر عمل نہ کر۔

ہ، چاہے وہ معنی سمجھے یا نہ سمجھے، تاہم قرآن کریم کا معنی سمجھنے کی پوری کوشش کرنی چاہیے، نیز قرآن کریم سمجھنے کیلیے علم اور دیانت داری رکھنے والے معتمد علمائے کرام سے رجوع کرے، اگر کوئی عالم دین قرآن کریم سمجھانے کیلیے میسر نہ ہو تو معتمد تفسیر کی کتابوں کو پڑھے، مثلاً: ابن جریر طبری، تفسیر ابن
یہ: (85)

للہ اعلم.